فون نمبر ۹۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱ | ۲ تبوک ۱۳۴۶ ہش ۲۵ جمادی الاول ۱۳۸۷ھ ۲ ستمبر ۱۹۶۷ء | نمبر ۱۹۷

اخبار احمدیہ

—• ربوہ یکم ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

—• مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ یکم ستمبر تا ۱۰ ستمبر عشرۂ وصولی منا رہی ہے۔ اس عشرہ میں ماہ ستمبر کے چندہ مجلس کے علاوہ بقایا جات وصول کئے جائیں گے۔ اسی طرح چندہ سالانہ اجتماع اور چندہ تعمیر ہال کی وصولی میں بھی خاص کوشش کی جائے گی۔ خدام سے گزارش ہے کہ وہ اس عشرہ میں پورا پورا تعاون فرمائیں اور عشرہ کو ہر لحاظ سے کامیاب بنائیں۔ (مہتمم مقامی ربوہ)

—• مجلس انصار اللہ کے لازمی چندوں میں سے ایک چندہ اشاعت لٹریچر ہے جس کی شرح صرف ایک روپیہ سالانہ فی رکن ہے۔ یہ بات آپ سے مخفی نہیں ہو سکتی کہ اتنی قلیل شرح کا چندہ اگر ہر فرد باقاعدگی سے ادا نہ کرے تو اشاعت لٹریچر کے سلسلے میں جو کام ہو رہا ہے وہ احسن طریق پر سرانجام نہیں دیا جا سکتا۔ مجلس کو ہر سال ماہنامہ کی امداد کے لئے ایک بڑی رقم بطور امداد دینا پڑتی ہے۔ اگر یہ امداد بند کر دی جائے۔ تو یہ رسالہ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت مفید کام کر رہا ہے۔ اس کی اشاعت میں دشواریاں پیدا ہو جائیں گی۔ ہر رکن سے درخواست ہے۔ کہ وہ اپنا اس سال کا چندہ اشاعت لٹریچر ایک دفعہ ہی ادا کر کے اس فرض سے سبکدوش ہو جائیں۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

بارھواں مرکزی سالانہ اجتماع انصار اللہ

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا بارھواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز مورخہ ۲۷، ۲۸، ۲۹ اکتوبر ۱۹۶۷ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار ربوہ میں منعقد ہو گا۔ انصار اللہ کو چاہیئے کہ اس اجتماع میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرما دیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایمان ایک قوت ہے جو سچی شجاعت اور ہمت انسان کو عطا کرتا ہے

اس کا نمونہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگی میں نظر آتا ہے

"ایمان ایک قوت ہے جو سچی شجاعت اور ہمت انسان کو عطا کرتا ہے۔ اس کا نمونہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگی میں نظر آتا ہے جب وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوئے تو وہ کونسی بات تھی جس نے یہ باور کرایا کہ اس طرح پر ایک بیکس ناتواں انسان کے ساتھ ہو جانے سے ہم کو ثواب ملیگا۔ ظاہری آنکھ تو اس کے سوا کچھ نہ دکھاتی تھی کہ اس ایک کے ساتھ ہونے سے ساری قوموں کو اپنا دشمن بنا لیا ہے جس کا نتیجہ صریح یہ معلوم ہوتا تھا کہ مصائب و مشکلات کا ایک پہاڑ ٹوٹ پڑیگا اور وہ چکنا چور کر ڈالے گا اسی طرح پر ہم ضائع ہو جائیں گے مگر کوئی اور آنکھ بھی تھی جس نے ان مصائب و مشکلات کو ہیچ سمجھا تھا اور اس راہ میں مرجانا اس کی نگاہ میں ایک راحت اور سرور کا موجب تھا۔ اس نے وہ کچھ دیکھا تھا جو ان ظاہر بین آنکھوں کے نظارہ سے نہاں در نہاں اور بہت ہی دور تھا وہ ایمانی آنکھ تھی اور ایمانی قوت تھی جو ان ساری تکلیفوں اور دکھوں کو بالکل ہیچ دکھاتی تھی۔ آخر ایمان ہی غالب آیا اور ایمان نے وہ کرشمہ دکھایا کہ جس پر ہنستے تھے جس کو ناتواں اور بے کس کہتے تھے اس نے اس ایمان کے ذریعہ ان کو کہاں پہنچا دیا۔ وہ ثواب اور اجر جو پہلے مخفی تھا پھر ایسا آشکار ہوا کہ اس کو دنیا نے دیکھا اور محسوس کیا کہ ہاں یہ اسی کا ثمرہ ہے۔ ایمان کی بدولت وہ جماعت صحابہ رضی کی نہ تھکی اور نہ ماندہ ہوئی بلکہ قوت ایمانی کی تحریک سے بڑے بڑے عظیم الشان کام کر دکھائے اور پھر بھی کہا تو یہی کہا کہ جو حق کرنے کا تھا نہیں کیا۔ ایمان نے ان کو وہ قوت عطا کی کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں سر کا دینا اور جانوں کا قربان کر دینا ایک ادنیٰ سی بات تھی۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۵۱، ۱۵۲)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۶۷ء

اسلام دنیا میں قیامِ امن چاہتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو قیام امن کے لئے اسلام کے آٹھ احکام بیان کئے ہیں۔ ہم گزشتہ اداریوں میں ایک ایک حکم کو لے کر واضح کر چکے ہیں کہ کس طرح یہ احکام دنیا میں امن کے قیام کا ذریعہ ہیں اور اگر ان احکام پر عمل کیا جاوے تو کس طرح یہ دنیا انسان کے لئے دارالسلام بن سکتی ہے۔ یہ آٹھ احکام یہ ہیں۔ اول۔ مذاہب کے درمیان اچھے تعلقات قائم کرنا۔ دوم۔ دوسرے مذاہب کے بزرگوں کا احترام کرنا۔ سوم۔ مذہبی آزادی۔ چہارم پابندی قانون۔ پنجم بین الاقوامی تعلقات میں اخلاق۔ ششم مساوات انسانی۔ ہفتم۔ عدل و انصاف۔ ہشتم پابندیٔ معاہدات یہ اللہ تعالیٰ کے احکام ہیں جن کی پابندی ہر مسلمان کا فرض ہے۔ یہ ایک شجرہ طیبہ ہے۔ جس کی جڑ، تنا، پشاخیں۔ پتے۔ پھول اور پھل سب طیب ہیں۔

یہ احکام جن کا ذکر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ایسے احکام ہیں جن کو نگاہ رکھ کر انسان دنیا میں قیام امن کا باعث بن سکتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ "اسلام" دین کا نام ہی ظاہر کرتا ہے کہ یہ دین دنیا میں قیام امن کے لئے نازل کیا گیا ہے۔ اسلام کیا ہے اس کی تشریح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جا بجا اپنی تصنیفات میں فرمائی ہے۔ جو احکام اوپر بیان کئے گئے ہیں۔ یہ دراصل راہ نما احکام ہیں جن پر عمل کرنے سے دنیا میں قیام امن کی بنیاد استوار ہوتی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی حقیقت وضاحت کے ساتھ آئینہ کمالات اسلام میں بیان فرمائی ہے۔ جس کا ایک حصہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

"واضح ہو کہ لغت عرب میں اسلام اس کو کہتے ہیں کہ بطور پیشگی ایک چیز کا مول دیا جائے اور یا یہ کہ کسی کو اپنا کام سونپیں۔ اور یا یہ کہ صلح کے طالب ہوں اور یا یہ کہ کسی امر یا خصومت کو چھوڑ دیں۔

اور اصطلاحی معنے اسلام کے وہ ہیں جو اس آیت کریمہ میں اس کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی یہ کہ بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ یعنی مسلمان وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دے۔ یعنی اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے ارادوں کی پیروی کے لئے اور اس کی خوشنودی کے حاصل کرنے کے لئے وقف کر دیوے اور پھر نیک کاموں پر خدا تعالیٰ کے لئے قائم ہو جائے۔ اور اپنے وجود کی تمام عملی طاقتیں اس کی راہ میں لگا دیوے مطلب یہ ہے کہ اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا تعالیٰ کا ہو جاوے۔

"اعتقادی" طور پر اس طرح سے کہ اپنے تمام وجود کو درحقیقت ایک ایسی چیز سمجھ لے جو خدا تعالیٰ کی شناخت اور اس کی طاعت اور اس کے عشق اور محبت اور اس کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔

اور "عملی" طور پر اس طرح سے کہ خالصاً للہ حقیقی نیکیاں جو ہر ایک قوت سے متعلق اور ہر ایک خداداد توفیق سے وابستہ ہیں بجالاوے۲

۲ مگر ایسے ذوق و شوق و حضور سے کہ گویا وہ اپنی فرمانبرداری کے آئینہ میں اپنے معبود حقیقی کے چہرہ کو دیکھ رہا ہے۔

پھر بقیہ ترجمہ آیت کا یہ ہے کہ جس کی اعتقادی و عملی صفائی ایسی محبت ذاتی پر مبنی ہو۔ اور ایسے طبعی جوش سے اعمال حسنہ اس سے صادر ہوں وہی ہے۔ جو عنداللہ مستحق اجر ہے۔ اور ایسے لوگوں پر نہ کچھ خوف ہے۔ اور نہ وہ کچھ غم رکھتے ہیں۔ یعنی ایسے لوگوں کے لئے نجات نقد موجود ہے۔ کیونکہ جب انسان کو اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات پر ایمان لا کر اس سے موافقت تامہ ہو گئی اور ارادہ اس کا خدا تعالیٰ کے ارادہ سے ہمرنگ ہو گیا۔ اور تمام لذت اسی کی فرمانبرداری میں ٹھہر گئی۔ اور جمیع اعمال صالحہ نہ مشقت کی راہ سے بلکہ تلذذ اور احتظاظ کی کشش سے صادر ہونے لگے تو یہی وہ کیفیت ہے جس کو فلاح اور نجات اور رستگاری سے موسوم کرنا چاہیئے۔ اور عالم آخرت میں جو کچھ نجات کے متعلق مشہود و محسوس ہو گا۔ وہ درحقیقت اسی کیفیت راسخہ کے اظلال و آثار ہیں۔ جو اس جہان میں جسمانی طور پر ظاہر ہو جائیں گے۔ مطلب یہ ہے کہ بہشتی زندگی اسی جہان سے شروع ہو جاتی ہے۔ اور جہنمی عذاب کی جڑ بھی اسی جہان کی گندی اور کورانہ زیست ہے۔

اب آیات ممدوحہ بالا پر ایک نظر ڈالنے سے ہر ایک سلیم العقل سمجھ سکتا ہے۔ کہ اسلام کی حقیقت تب کسی میں متحقق ہو سکتی ہے۔ کہ جب اس کا وجود معہ اپنے تمام باطنی و ظاہری قویٰ کے محض خدا تعالیٰ کے لئے اور اس کی راہ میں وقف ہو جائے۔ اور جو امانتیں اس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملی ہیں۔ پھر اسی معطی حقیقی کو واپس دی جائیں اور نہ صرف اعتقادی طور پر بلکہ عمل کے آئینہ میں بھی اپنے اسلام اور اس کی حقیقت کاملہ کی ساری شکل دکھلائی جاوے۔ یعنی شخص مدعی اسلام یہ ثابت کر دیوے کہ اس کے ہاتھ اور پیر اور دل اور دماغ اور اس کی عقل اور اس کا فہم اور اس کا غضب اور اس کا رحم اور اس کا حلم اور اس کا علم اور اس کی تمام روحانی اور جسمانی قوتیں اور اس کی عزت اور اس کا مال اور اس کا آرام اور سرور اور جو کچھ اس کا سر کے بالوں سے پیروں کے ناخنوں تک باعتبار ظاہر و باطن کے ہے۔ یہاں تک کہ اس کی نیات اور اس کے دل کے خطرات اور اس کے نفس کے جذبات سب خدا تعالیٰ کے ایسے تابع ہو گئے ہیں کہ جیسے ایک شخص کے اعضا اس شخص کے تابع ہوتے ہیں۔" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۷ تا ۶۱)

اس عظیم عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام ہر انسان کو ایسا بنانا چاہتا ہے کہ اس پر یہ بات ثابت ہو کہ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

حدیث النبیؐ

علم دودھ کی مثال ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ حَتّٰى اِنِّيْ لَاَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ فِيْ اَظْفَارِيْ ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمُ

ترجمہ۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ایسی حالت میں کہ میں خواب میں تھا۔ مجھے ایک دودھ کا پیالہ دیا گیا۔ تو میں نے پی لیا۔ حتیٰ کہ میں یہ سمجھا کہ سیری ناخنوں سے ظاہر ہو رہی ہے۔ پھر میں نے اپنا بچا ہوا عمر بن خطاب کو دیا۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے اس کی کیا تعبیر لی۔ آپ نے فرمایا "علم" (بخاری کتاب العلم)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

(از مکرم عبد الرب انور محمود خان صاحب ایم۔ ایس سی۔ ابن مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب مربی سلسلہ کراچی)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو مختلف قویٰ کے ساتھ ساتھ جذبات کا ایک وسیع سلسلہ بھی عطا فرمایا ہے۔ جذباتِ انسانی کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جذبہ "محبت" خدا تعالےٰ نے غیر معمولی طور پر فطرتِ انسانی میں ودیعت فرمایا ہے اور اس جذبہ کی تسکین کے لئے وہ ابتداء سے کوشش کرتا آیا ہے۔ جب انسانی عقل اور ذہن نے نیّرِ الہام سے روشنی پائی تب اس نے اس جذبہ کا صحیح اور برمحل استعمال سیکھا اور محبتِ الٰہی کے ذریعے سے اس کی ذہنی تشنگی دُور ہوئی اس عشقِ حقیقی کا مظاہرہ مکمل طور پر اس وقت ہوُا جب خدا کے ایک مقدس ترین بندے نے حرا کی غار میں اپنی راتیں گزاریں اور شب و روز اسی تگ و دو میں پھرتا رہا کہ کسی طرح اس کا پیدا کرنے والا اس سے راضی ہو جائے تب اس خدا نے جس کی ایک صفت "الودود" ہے یعنی بہت محبت کرنے والا" اس برگزیدہ بندے پر رحم کی بارشیں نازل کیں اور اس کو محبوبِ الٰہی کے خطاب سے نوازا۔ یہ مقدس وجود میرے پیارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم (میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں) ہیں خدا تعالیٰ نے اپنا کسی سے پیار کرنا اس بات سے مشروط کر دیا کہ ایسا شخص رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے۔ چنانچہ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے:۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ
فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔

(ترجمہ) یعنی اے رسولؐ تو لوگوں کو کہہ دے کہ اگر تم چاہتے ہو کہ خدا تعالیٰ تمہارا محبوب بن جائے تو تم میری پیروی کرو اللہ تعالیٰ تمہارا محبوب ہو جائے گا۔

عشق و محبت ایک ایسا امر ہے جسکے ظہور کے لئے چند لوازمات کی ضرورت ہوتی ہے اور جو شخص ان لوازمات کو پورا کرے وہی عشق میں نمایاں اور منفرد مقام کا حامل ہو سکتا ہے۔ منجملہ ان لوازمات کے ایک ضروری امر یہ بھی ہے کہ محبت چونکہ دل سے تعلق رکھتی ہے اس دلی کیفیت کا اظہار تعریفی رنگ میں عاشق کے قلم یا زبان سے عیاں ہوتا ہے۔ آیئے اب اس کی روشنی میں ایک عاشقِ رسول صلعم کی تحریر و تقریر کا مطالعہ کریں جو کہ اس نے اپنے محبوب کی شان میں فرمائی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسولِ اکرم صلعم کی شان میں جو بھی فرمایا وہ اس قدر حقیقت پسندانہ اور اس قدر مؤثر ہے کہ ہر ذی فہم انسان اس روحانی بیان سے عشق کی کیفیت کا مکمل اندازہ لگا سکتا ہے۔ ذیل میں چند ایک اقتباسات پیشِ خدمت ہیں جو کہ روزِ روشن کی طرح اس حقیقت کو واضح کر دیتے ہیں کہ فی الواقعہ حضرت اقدس علیہ السلام رسول کریم صلعم کے کامل عاشق تھے۔ حضورؑ اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں ؎

بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

اس شعر میں حضرت اقدس علیہ السلام نے اپنے عشقِ رسولؐ کی کیفیت و کمیت کو نہایت مؤثر اور لطیف رنگ میں پیش فرمایا ہے۔

آپؑ کا یہ شعر اگر آپ کی حیاتِ طیّبہ کے پسِ منظر میں پڑھا جائے تو اس کی حقیقت مزید واضح ہو جائے گی۔ آپ کی پاکیزہ زندگی کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ابتدائے زمانہ ہی سے خلوت۔ گوشہ نشینی۔ شہرت سے نفرت دنیاداری سے بیزاری آپؑ کی زندگی کی نمایاں خصوصیات تھیں مگر ان خصوصیات سے یہ اندازہ نہیں لگانا چاہیئے کہ خدانخواستہ آپ فطرتی طور پر مردم بیزار یا فطری استعدادوں کے اعتبار سے کم تر وجود تھے کیونکہ وہ عظیم الشان کام جو آپ نے بعد میں سرانجام دیا وہ سراسر ان نتائج کی تردید کرتا ہے۔ آپ نے اس زندگی کا نقشہ خود کھینچا ہے۔ فرماتے ہیں:۔

ابتداء سے گوشۂ خلوت رہا مجھ کو پسند
شہرتوں سے مجھ کو نفرت تھی ہر اک عظمت سے عار
اک زمانہ تھا کہ میرا نام بھی مستور تھا
قادیاں بھی تھی نہاں ایسی کہ گویا زیرِ غار

ان خصوصیات کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ سے محبت اور خدا کے رسول صلعم سے محبت آپؑ کی زندگی کا ماحصل بن چکے تھے۔ جس کا عملی ثبوت یہ ہے کہ مسجد اور عبادت ہی آپؑ کی زندگی کا اوڑھنا اور بچھونا تھا۔ اکثر افراد تو آپؑ سے ناآشنائے محض تھے اور اگر کبھی آپؑ کی بابت آپؑ کے والد سے دریافت کیا جاتا تو یہی جواب ملتا کہ مسجد کی کسی صف میں لپٹا ہوُا پاؤ گے۔ کثرت سے مسجد میں رہنے کی وجہ سے لوگوں نے آپؑ کو "مسیتڑ" کہنا شروع کر دیا لیکن جب خدا تعالیٰ نے آپؑ کو اصلاحِ خلق کے لئے منتخب فرمایا تو آپؑ نے شاندار کام کر دکھایا۔ نامساعد حالات میں بھی نبیٔ کریم صلعم کا یہ عاشقِ صادق اپنے عشق کی منزلیں طے کرتا چلا گیا اور اسی نے والہانہ جذبۂ محبت کا اظہار یوں کیا ؎

بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

یعنی خدا تعالیٰ کی ہستی کے بعد اگر کسی ہستی سے مجھے عشق یا محبت ہے تو وہ صرف رسولِ اکرم صلعم کی ذات والا صفات ہے جس سے ہر دم مخمور رہتا ہوں اور اگر عشق محمد صلعم موجب کفر ہے تو بخدا مجھ سے بڑا کوئی کافر نہیں۔

اللہ اللہ کس شان اور والہانہ انداز میں رسول کریم صلعم کی محبت کا تذکرہ فرماتے ہیں۔ یہ ذکر اگر ایک تحریر میں ہو یا ایک شعر میں ہو یا ایک موقع پر ہو تو یہ بیان کسی قدر کافی سمجھا جا سکتا ہے مگر آپؑ کی ۸۵ مایہ ناز کتب۔ ہزارہا اشتہارات۔ تقاریر اور ضخیم مجموعہ ملفوظات اور اس کے ساتھ ساتھ آپؑ کی حیاتِ طیّبہ کا ایک ایک لمحہ ایک ہی وجود پر مرکوز نظر آتا ہے جو کہ حضرت سید المطہرینؐ خاتم النبیین صلعم کا وجود باجود ہے۔

چند مزید جواہر پارے پیش کرتا ہوں جو کہ اِس عشق اور اس بے مثال محبت کی کیفیت کو ظاہر کر رہے ہیں۔ اپنے عربی کلام میں فرماتے ہیں:۔

يَا حِبِّ اِنَّكَ قَدْ دَخَلْتَ مَحَبَّةً
فِيْ مُهْجَتِيْ وَ مَدَارِكِيْ وَ جَنَانِيْ
مِنْ ذِكْرِ وَجْهِكَ يَا حَدِيْقَةَ بَهْجَتِيْ
لَمْ اَخْلُ فِيْ لَحْظٍ وَّلَا فِيْ اٰنٖ
جِسْمِيْ يَطِيْرُ اِلَيْكَ مِنْ شَوْقٍ عَلَا
يَا لَيْتَ كَانَتْ قُوَّةُ الطَّيَرَانِ

(ترجمہ) اے میرے پیارے تیری محبت میری جان میرے سر اور دماغ میں رچ گئی ہے تیرے مُنہ کی یاد سے اے میری خوشی کے باغ میں کبھی ایک لحظہ بھی خالی نہیں رہتا۔ میرا جسم شوقِ غالب کے سبب سے تیری طرف اڑا چلا جاتا ہے۔ اے کاش مجھ میں اڑنے کی قوت ہوتی۔

جذبات کا سرچشمہ دل ہے اور خیالات کا منبع دماغ ہے اور یہی دونوں اعضاء مکمل شخصیت کی عکاسی کرتے ہیں اور حضرت اقدس علیہ السلام کے بیان سے ظاہر ہے کہ نہ صرف یہ دونوں سرچشمے یعنی دل و دماغ بلکہ پورا وجود اپنے آپ سے بے قابو ہو کر رسول کریم صلعم کے لئے اڑنا چاہتا ہے جس سے یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ آپ کی شخصیت کا لب لباب اور ماحصل عشقِ محمدی تھا۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اردو کے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:۔

مصطفےٰؐ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بارِ خدایا ہم نے
ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے
اس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں
لاجرم غیروں سے دل اپنا چھڑایا ہم نے
تیرے مُنہ کی ہی قسم مرے پیارے احمدؐ
تری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے
تری الفت سے ہے معمور مرا ہر ذرّہ
اپنے سینے میں یہ اک شہر بسایا ہم نے
نقشِ ہستی تری الفت سے مٹایا ہم نے
اپنا ہر ذرّہ تری راہ میں اڑایا ہم نے
دلبرا مجھ کو قسم ہے تری یکتائی کی
آپ کو تیری محبت میں بھلایا ہم نے
بخدا دل سے مرے مٹ گئے غیروں کے نقوش
جب سے دل میں یہ ترا نقش جمایا ہم نے
دیکھ کر تجھ کو عجب نور کا جلوہ دیکھا
نور سے تیرے شیاطیں کو جلایا ہم نے
ہم ہوئے خیرِ امم تجھ سے ہی اے خیرِ رُسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے
آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

ان اشعار میں بھی کس خوبصورتی سے عشقِ رسولؐ کو ظاہر فرمایا ہے۔ (باقی)

مرکزی سالانہ اجتماع انصار اللہ

زعماء صاحبان شمولیت کے لئے ابھی سے تحریک شروع فرماویں

اخبار الفضل کے مطالعہ سے آپ کو علم ہو چکا ہوگا کہ امسال مجلس انصار اللہ کا بارھواں مرکزی سالانہ اجتماع مؤرخہ ۲۷-۲۸-۲۹ر اکتوبر ۱۹۶۷ء بروز جمعہ-ہفتہ و اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز یہ اجتماع خدا کے فضل سے غیر معمولی برکات کا حامل ہوتا ہے۔ بزرگانِ دین سلسلہ کے چوٹی کے علماء کرام کی تقاریر کے علاوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات اور نصائح سننے کا موقع میسر آتا ہے۔ اجتماع کا ماحول دعاؤں اور انابت الی اللہ کا مخصوص ماحول ہوتا ہے اکثر شامل ہونے والے احباب خدا کے فضل سے روح کی بالیدگی اور قلب کی طمانیت محسوس کرتے ہیں۔ اہم ہمام اور مرکز کی زیارت اس کے علاوہ ہے آپ ازراہ کرم ابھی سے اس اجتماع میں شمولیت کے لئے انصار اللہ کو تحریک شروع فرماویں۔

مندرجہ ذیل امور کی طرف ازراہ کرم فوری توجہ فرماویں:-

(۱) شوریٰ انصار اللہ کے لئے اگر آپ اپنی مجلس کی طرف سے کوئی تجویز بھجوانا چاہتے ہوں تو مجلسِ عاملہ کی منظوری کے بعد (معین الفاظ میں) ۲ر ستمبر سے قبل دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں دیر سے آنے والی تجاویز پر قلتِ وقت کی وجہ سے غور نہیں ہو سکے گا۔

(۲) اپنی مجلس کی طرف سے نمائندگان شوریٰ کا انتخاب کروا کر ان کے اسماء سے مرکز کو مطلع فرماویں۔ قواعد کے مطابق بیس اراکین یا اس کی کسر پر ایک نمائندہ منتخب ہو سکتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ۔ ناظمین اعلیٰ۔ ناظمین اضلاع اور زعماء/زعماء اعلےٰ اپنے عہدہ کے لحاظ سے شوریٰ کے ممبر ہوں گے۔ نمائندگان کی اطلاع مرکز میں بھجوانے کے لئے آخری تاریخ ۱۵ر اکتوبر مقرر کی گئی ہے اس سے قبل آپ کی طرف سے نمائندگان کی اطلاع بہرحال مل جانی چاہیئے۔

(۳) سالانہ اجتماع انصار اللہ کا چندہ جس کی شرح کم از کم ایک روپیہ سالانہ فی رکن ہے جلد اراکین سے وصول کر کے جلد بھجوا دیا جائے تاکہ اجتماع کے انتظامات میں مالی دشواری حائل نہ ہو۔

اللہ تعالےٰ آپ کا حامی و ناصر ہو اور آپ کو بیش از پیش خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

قائد عمومی

مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

ناصرات کے امتحان کے لئے دعاؤں کا نصاب

ستمبر میں ناصرات الاحمدیہ کا جو امتحان ہوگا اس کے لئے دعاؤں کا نصاب مندرجہ ذیل ہے:-

——— بڑا گروپ ———

کھانے کے بعد کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَ جَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

سونے سے پہلے کی دعا

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَ اَحْیٰی اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْكَ وَ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ اِلَیْكَ وَ فَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْكَ وَ اَلْجَاْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْكَ رَغْبَةً وَّ رَهْبَةً اِلَیْكَ لَا مَلْجَاَ وَ لَا مَنْجٰی مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَ نَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ۔

مسجد سے نکلنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ۔

——— چھوٹا گروپ ———

کشتی پر بیٹھنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَ مُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

رحمت کے نظارے

(حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ سے متاثر ہو کر)

رحمت کے نظارے، کہیں برکت کے نظارے
ہر گام پہ، ہر موڑ پہ تھے ساتھ تمہارے
ہیں اِس پہ گواہ مسجدِ نصرت کے منارے
اے مصلحِ دوراں کے حسیں راج دلارے

چھائی رہیں گھنگھور تعصب کی گھٹائیں
چلتی رہیں ماحول کی پر ہول ہوائیں
دبتی ہیں کہیں شیرِ صداقت کی صدائیں
تھیں نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ تیری پُرسوز دعائیں

یورپ کہ صحیفوں سے جسے پیار رہا ہے
یورپ کہ ثقافت کا جو سالار رہا ہے
اَب چیخ اسی قوم کا اخبار رہا ہے
قرآں کا فدائی یہاں للکار رہا ہے

مغرب کے مکینو! تمہیں کچھ اس کی خبر ہے
اَب امن کا گہوارہ تو اسلام کا در ہے
ہاں! راہِ سکوں احمدِ مرسلؐ کی ڈگر ہے
کیوں تم نے جما رکھی تباہی پہ نظر ہے

مغرب تُو ادھر دل کی نگاہوں سے ذرا دیکھ
قرآں میں درخشندہ ذرا نُورِ خدا دیکھ
اسلام کی آواز میں تو صدق و صفا دیکھ
"مشرق سے اُبھرتے ہوئے سُورج کی ضیا دیکھ"

(مبارک احمد عابد - ربوہ)

درخواستِ دُعا

میرا بیٹا عزیز طاہر احمد کرامت ٹریننگ کے لئے ہالینڈ گیا ہے وہ امریکہ سے تین سال ایم آئی ٹی یونیورسٹی سے انجینئرنگ کی ٹریننگ حاصل کر کے ۶۳ء میں واپس آیا تھا۔ اب دوبارہ ایک سال کی مزید ٹریننگ کے لئے جانا پڑا ہے تمام بھائی اور بہنیں دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ کامیاب بخیریت واپس لائے۔ میں بوجہ اعصابی دردوں کے مسلسل پانچ ماہ سے بیمار چلی آرہی ہوں۔ میری صحت کے لئے بھی دعا فرماویں۔

(بیگم کرامت آف کراچی)

سو کر اٹھنے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اِلَیْهِ النُّشُوْرُ

چاند دیکھنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَ الْاِیْمَانِ وَ السَّلَامَةِ وَ الْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَ رَبُّكَ اللّٰهُ۔

اِسلام میں ذکرِ الٰہی کی فضیلت

مکرم محمد انیس الرحمان صاحب صادق بنگالی متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

اللہ تعالیٰ اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں مومنوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا وَّسَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا۔

(سورۃ احزاب رکوع ۶)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان کے خالق و مالک کا ذکر کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے اور بتایا ہے کہ اے لوگو تم اپنے رب کو ہمیشہ یاد کرتے رہا کرو اور اس کی عبادت بجا لاؤ۔۔۔ جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے۔ اسکی تسبیح و تحمید صبح و شام کرتے رہو۔ کیونکہ حقیقی کامیابی ذکر الٰہی پر ہی موقوف ہے ذکر الٰہی کرنے سے انسان خدا تعالیٰ کا قرب اس کا دیدار اور اس کی خوشنودی حاصل کر سکتا ہے۔ اطمینان قلب بھی صرف اور صرف خدا تعالیٰ کا ذکر کرنے سے ہی ملتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔ (سورۃ رعد ع ۴)

یعنی حقیقی راحت لذت اور سرور صرف ذکر الٰہی کرنے سے ہی حاصل ہوتی ہے ذکر الٰہی کرنے سے خدا تعالیٰ کا عشق اور اس کی محبت دل میں موجزن ہوتی ہے نیز اس کی معرفت حاصل ہوتی ہے خدا تعالیٰ انسان کو اپنی رحمت اور مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لیتا ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب بندہ خدا تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کو یاد کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ جس طرح میرا بندہ مجھے گمان کرتا ہے میں بھی اسی طرح ہو جاتا ہوں اور میں اس کے ساتھ ہو جاتا ہوں جبکہ وہ مجھے یاد کرتا ہے اگر بندہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں بھی اسکو یاد کرتا ہوں

کوئی شخص خدا تعالیٰ کا ذکر کئے بغیر حقیقی طور پر اس کا عبد اور مومن نہیں بن سکتا۔ جب کوئی بندہ خدا تعالیٰ کو یاد کرتا ہے اور اس کی عبادت مداومت کے ساتھ بجا لاتا ہے تو حقیقی طور پر وہی عبد اور مومن کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہے۔ ذکر الٰہی کرنے سے انسان کو بدیوں سے دور رہنے کی توفیق ملتی ہے نیک کام کرنے کی رغبت پیدا ہوتی ہے۔ ذکر الٰہی روحانی غذا ہے اس کے ذریعے انسان صحیح راہنمائی حاصل کر سکتا ہے۔ اس سے فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔

ذکرِ الٰہی کرنے سے خدا تعالیٰ کا نور اس زمین پر نازل ہوتا ہے ذکرِ الٰہی ہی ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے انسان ابدی زندگی اور ابدی نجات پا لیتا ہے فلاح و کامیابی کا راز ذکر الٰہی ہی مضمر ہے اس کے بغیر کوئی شخص نجات نہیں پا سکتا ہے ذکر الٰہی ہی ایک ایسا ذریعہ ہے جس کے ساتھ انسان شیطان کے تسلط سے بچ سکتا ہے کسی انسان پر جب شیطان کو غلبہ حاصل ہو جاتا ہے تو وہ ترقی نہیں کر سکتا اور نہ ہی وہ خدا تعالیٰ کا قرب اور اس کا دیدار حاصل کر سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے شیطان کے تسلط اور اسکے غلبہ سے آزاد ہونا ضروری ہے ذکر الٰہی سے غفلت اختیار کرنے سے انسان شیطان کا ساتھی بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

وَمَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِکْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَہٗ شَیْطٰنًا فَھُوَ لَہٗ قَرِیْنٌ

(سورۃ زخرف رکوع ۴)

یعنی جو شخص خدا تعالیٰ کے ذکر سے منہ پھیرتا ہے اس پر شیطان کا قبضہ ہو جاتا ہے اور وہ اس کا ساتھی بن جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو نصیحت کی ہے کہ مومنو ہمیشہ اس بات کا خیال رکھا کرو کہ کہیں شیطان تم کو میری یاد سے غافل نہ کر دے اور کسی قسم کے دھوکہ میں وہ نہ ڈالے۔ شیطان ہمیشہ اسباب کی آڑ میں رہتا ہے کہ تم کو دھوکہ میں ڈال کر اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل کر دے اور اس طرح پر تمہیں نقصان پہنچائے۔ ذکر الٰہی کرنے والوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے بخشش اور مغفرت کا وعدہ بھی کیا ہے اور بتایا کہ جو شخص ذکرِ الٰہی کو صحیح معنوں میں ادا کرے گا۔ وہ شخص مورد رحمت و برکت ہوگا اور مغفرت کی چادر میں ڈھانپا جائیگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیان فرمایا ہے کہ

وَالذّٰکِرِیْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا وَّالذّٰکِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰہُ لَھُمْ مَّغْفِرَۃً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا۔

(سورۃ احزاب رکوع ۵)

یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر بجا لائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسکو اجر عظیم عطا کرے گا۔

ذکرِ الٰہی عاجزی اور انکساری کے ساتھ کرنی چاہیئے۔ صرف زبان کو دو چار دفعہ ہلا لینا کافی نہیں اس کی طرف قرآن کریم نے بھی توجہ دلائی ہے فرمایا۔

فَادْعُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ۔ (سورۃ مومن ع ۶)

یعنی حقیقی اور خالص نیت کے ساتھ ذکر الٰہی کرنا چاہیئے۔ خالص اطاعت اور فرمانبرداری کے ساتھ عبادت بجا لانی چاہیئے۔ کامل انابت اور دل کی گہرائیوں کے ساتھ ذکرِ الٰہی کرنا چاہیئے حدیث شریف میں آتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک صحابی نے پوچھا کہ ہم کس طرح خدا تعالیٰ کیلئے ذکر اور اسکی عبادت بجا لائیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اس طرح خدا تعالیٰ کی عبادت کر گویا کہ تو خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے اگر ایسا نہ کر سکو تو تم یہ یقین ضرور رکھو کہ گو میں خدا تعالیٰ کو نہیں دیکھتا مگر خدا تعالیٰ مجھے ضرور دیکھ رہا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن بسر سے ایک حدیث مروی ہے کہ ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور کہا کہ حضورؐ اسلام اور شریعت کے احکام بہت سے ہیں مجھے ایک ایسا طریقہ بتائیں جس سے کہ میں رضائے الٰہی حاصل کر سکوں۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری زبان ہمیشہ ذکر اللہ کے ساتھ تر رہنی چاہیئے

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں بہترین عمل نہ بتاؤں وہ عمل جو تمہارے مالک خدا تعالیٰ کے نزدیک پاکیزہ ہے اور وہ عمل تمہارے درجات کو بلند کرنے والا ہے اور وہ عمل تمہارے سونا چاندی خرچ کرنے سے بہتر ہے اور وہ اس سے بہتر ہے کہ تم دشمنوں کی گردن کاٹتے رہو اور دشمن تمہاری گردن کاٹتے رہیں۔ اس پر صحابہ نے کہا ضرور بتائیں۔ آپ نے فرمایا کہ ذکر اللہ یہ عمل تمام اعمال سے بہتر ہے۔

ایک اور روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خدا تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اس کی مثال زندوں کی طرح ہے اور جو خدا تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا وہ مردہ ہے۔

ذکر الٰہی کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکت کا نزول ہوتا ہے اور اس سے تسکین قلب حاصل ہوتی ہے۔ جو شخص خدا تعالیٰ کا ذکر بجا لاتا ہے اس کی تعریف خدا تعالیٰ کے فرشتے بھی کرتے ہیں اور وہ خدا سے دعا طلب کرتے ہیں کہ اے خدا تیرا یہ عاجز بندہ صرف تیری خاطر عبادت بجا لایا ہے تو اسکو بخش دے جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی قوم خدا تعالیٰ کا ذکر کرتی ہے اور وہ ذکر صرف اس کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ تو آسمان سے فرشتہ نازل ہو کر اسے کہتا ہے کہ جاؤ اللہ تعالیٰ نے تمہارا گناہ بخش دیا ہے اور تمہاری برائی کو نیکی میں تبدیل کر دیا ہے۔ الغرض ذکر الٰہی سے انسان قرب الٰہی حاصل کر سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ سے مغفرت اور بخشش طلب کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ ذکر الٰہی ہے اسی کے ذریعہ حقیقی کامیابی اور کامرانی حاصل کی جا سکتی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی طور پر ذکر الٰہی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی
کا
فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل
خود خرید کر پڑھے اور
اپنے
غیر از جماعت دوستوں کو پڑھنے کیلئے دے

تحریک جدید کے دفتر اول کے مجاہدین کی

دو اہم ذمہ داریاں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے ۴۵-۱۹۴۴ء میں جب دفتر دوم کا اجراء فرمایا تو دفتر اول کے مجاہدین کو ان دو ذمہ داریوں کے لئے مکلف فرمایا

اول۔ ہر وہ شخص جو تحریک جدید کے دفتر اول میں حصہ لے چکا ہے وہ عہد کرے کہ نہ صرف آخر تک وہ خود پوری باقاعدگی کے ساتھ تحریک میں حصہ لیتا رہے گا۔ بلکہ

دوم:۔ کم سے کم ایک آدمی ایسا ضرور تیار کرے گا جو دفتر دوم میں حصہ لے اور اگر وہ زیادہ آدمی تیار کر سکے تو یہ اور بھی اچھی بات ہے"

(الفضل ۲۰ ر اگست ۱۹۵۹ء)

نتیجہ کے طور پر اب بھی ذمہ داریاں دفتر دوم کے مجاہدین پر اسی رنگ میں عائد ہوتی ہیں کہ وہ نہ صرف خود باقاعدگی سے حصہ لیتے رہیں بلکہ دفتر سوم کے لئے بھی نئے آدمی تیار کریں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

دفتر سوم اور احباب کا فرض

دفتر سوم تحریک جدید کے وعدے سال رواں ۲۰۰۰۰/- روپے کے ہیں۔ لیکن ابھی تک صرف ۳۱۲۱/- روپے وصول ہوئے ہیں۔ یہ صورت حال بہت افسوسناک ہے اب صرف دو ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ اب تک تو اسی فیصدی وصولی ہو جانی چاہیئے تھی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"پس تحریک جدید کے دفتر سوم کی طرف خصوصاً احمدی مستورات اور عموماً وہ تمام احمدی مرد اور بچے اور نوجوان جنہوں نے ابھی تک اس طرف توجہ نہیں کی وہ اس طرف متوجہ ہوں اور اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے کی کوشش کریں"۔

احباب جماعت اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے اپنے وعدوں کی ادائیگی جلد از جلد کر کے عند اللہ ماجور ہوں

اللہ تعالیٰ سب کو اپنے فرائض کما حقہ' ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید)

نظارت تعلیم کے اعلانات

داخلہ ویسٹ پاکستان انجینئرنگ اینڈ ٹکنالوجی لاہور

درخواستیں مطبوعہ فارم پر جو یونیورسٹی کے خزانچی سے ۲/۵۰ روپے ادا کر کے مل سکتے ہیں، ۱۹/۹/۶۷ سے قبل بھیجی جانی ضروری ہیں۔

تعلیمی قابلیت:۔ ایف۔ ایس۔ سی (پری انجینئرنگ گروپ) یا ایف اے فائن آرٹس کے ساتھ بشرطیکہ امیدوار (Architecture) کی ڈگری کلاسز کے ڈپلوما کا خواہشمند ہو

تمام درخواستیں بنام کنوینر داخلہ کمیٹی یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور کے نام ۱۹/۹ سے قبل ارسال کی جائیں۔ (پ۔ ٹ ۲۷/۸)

داخلہ ویسٹ پاکستان کالج آف ٹیکسٹائل ٹیکنالوجی لائلپور سیشن برائے ۶۸-۱۹۶۷ء

درخواستیں مطبوعہ فارم پر جو پرنسپل کے دفتر سے ایک روپیہ کے پوسٹل آرڈر پر مل سکتے ہیں۔

تعلیمی قابلیت:۔ ایف۔ ایس۔ سی (پری انجینئرنگ گروپ) فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن

عمر:۔ ۲۱ سال سے کم ہو۔

درخواستیں بمعہ نقول سرٹیفکیٹ و تصدیق نمبر وغیرہ ٹیکسٹائل انجینئرنگ کے چار سالہ کورس کے لئے داخلہ انٹرویو کے بعد ——— آخری تاریخ ۱۵/۹ (پ۔ ٹ مورخہ ۲۷/۸)

اعلان داخلہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ

I۔ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں تھرڈ ایئر (آرٹس) کا داخلہ ۲ ستمبر سے شروع ہوگا اور دس روز تک جاری رہے گا۔ درخواستیں مجوزہ فارم پر (جو کالج آفس سے مل سکتے ہیں) معہ کیریکٹر اور پروویژنل سرٹیفکیٹ ۷ ستمبر تک کالج آفس میں پہنچ جانی چاہئیں۔

انٹرویو: ربوہ کی امیدوار طالبات کے لئے ۷ تا ۱۵ ستمبر } ۸ بجے تا ۱۱ بجے صبح
بیرونی " " " ۱۶ تا ۱۷ "

II۔ گیارھویں کلاس (آرٹس) میں داخلہ ۲ تا ۱۲ ستمبر جاری رہے گا۔ اسکے بعد لیٹ فیس کے ساتھ بھی داخلہ ہو سکے گا۔

انٹرویو: ربوہ کی طالبات کے لئے ۲ تا ۸ ستمبر } ۸ تا ۱۱ بجے صبح
بیرونی " " ۹ تا ۱۲ "

ہونہار اور مستحق طالبات کے لئے فیس معافی اور وظائف کی مراعات کالج کے ساتھ ہوسٹل کا تسلی بخش انتظام موجود ہے۔

III۔ تعطیلات کے بعد کالج ۹ ستمبر کو صبح ساڑھے سات بجے کھل جائیگا انشاء اللہ (پرنسپل)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں داخلہ

۱۔ تعلیم الاسلام کالج میں فرسٹ ایئر (میڈیکل۔ نان میڈیکل اور آرٹس) کا داخلہ ۲ ر ستمبر سے ۷ ر ستمبر تک پانچ یوم کے لئے جاری رہے گا۔ اسکے بعد لیٹ فیس کے ساتھ بھی داخلہ کی گنجائش ہوگی، سائنس کے مضامین کے لئے کم از کم پچاس فی صد نمبر ہونے ضروری ہیں۔

۲۔ تھرڈ ایئر کا داخلہ ۵ ر ستمبر سے شروع ہوگا جو دس دن تک بغیر لیٹ فیس جاری رہے گا اور اس کے بعد لیٹ فیس کے ساتھ داخلہ کی گنجائش ہوگی۔

مستحق طلباء کو فیس کی مراعات دی جاتی ہیں۔ داخلہ کے وقت پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹس اور فوٹو دو عدد پیش کرنے نیز والد یا سرپرست کا امیدوار کے ہمراہ آنا لازمی ہے۔

قاضی محمد اسلم ایم۔ اے کینٹب
پرنسپل تعلیم الاسلام کالج — ربوہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم قاضی برکت اللہ صاحب احمدی پی۔ ایچ۔ ڈی جو امریکہ میں ملازمت کر رہے اور تعلیم بھی حاصل کر رہے ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت اور ترقی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(قریشی محمد حنیف قمر سائیکل سوار سیاح گوجرخان راولپنڈی)

۲۔ مکرم محمد ابراہیم صاحب ڈیرہ والہ ضلع سیالکوٹ سے تحریر کرتے ہیں کہ محمد صدیق صاحب کو بجلی کے جھٹکا کا حادثہ پیش آگیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ شفا دے۔

۳۔ میں چند ایک پریشانیوں میں مبتلا ہوں اور پندرہ روز سے نزلہ زکام اور بخار کی وجہ سے بیمار ہوں۔ (مشتاق احمد ٹ دریاخان ضلع میانوالی)

۴۔ میرے ماموں زاد بھائی بشارت احمد پسر محمد عبدالغفور خان صاحب سابق افسر حفاظت فارن سروس کمشن میں شامل ہو رہے ہیں۔
(فیض محمد خان ٹوپی ضلع مردان)

۵۔ میری چھوٹی لڑکی کو پانچ چھ روز سے شدید بخار اور کھانسی ہے (محمد شفیع)

۶۔ خاکسار ایم ایس سی کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست دعا ہے (افضال احمد منیر حیدرآباد)

احباب جماعت دعا فرماویں۔

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کنندگان سیکرٹریان جائداد مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۹۱۶

مریم صدیقہ بنت مرزا اعظم بیگ قوم مغل بر لاس پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کچہری روڈ نارووال ضلع سیالکوٹ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۷/۲/۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت یک صد روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

شرط اوّل ایک روپیہ۔

الامتہ: مریم صدیقہ نارووال شہر۔

گواہ شد: مرزا عبدالرحمن بیگ برادر موصیہ نارووال

گواہ شد: سید احمد علی مربی جماعت احمدیہ سیالکوٹ

مسل نمبر ۱۸۹۱۷

عبداللطیف ولد چوہدری عنایت محمد قوم جٹ بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۳۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ۵۹/c سٹلائٹ ٹاؤن سرگودہا۔ ڈاک خانہ خاص ضلع سرگودہا مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۷/۳/۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے اور میرا گزارہ ماہانہ آمد پر ہے جو ۴۷۵/- روپے ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ ادا کرنے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میں انشاء اللہ یہ رقم تادم مرگ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کو ادا کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر میرا ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ اور اگر میں آئندہ جائداد پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ جس کی اطلاع میں مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ کو دیتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور کی جائے۔

العبد: عبداللطیف اسسٹنٹ منیجر نمال اینڈ سنز ۵۹/c سٹلائٹ ٹاؤن سرگودہا۔

گواہ شد: محمد دین انور لیکچرار گورنمنٹ کالج سرگودہا

گواہ شد: رحمت علی مسلم لیکچرار گورنمنٹ کالج سرگودہا

مسل نمبر ۱۸۹۱۸

میں محمد عبداللہ ولد چوہدری رحمت اللہ صاحب قوم رندھاوا پیشہ زمیندارہ عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۸۰ جنوبی۔ ڈاک خانہ خاص ضلع سرگودہا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۷/۳/۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرا گزارہ صرف جائداد کی آمد پر ہے اور میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

تفصیل جائداد:۔

کل اراضی دو مربعے یعنی ۵۰ ایکڑ ہے جس میں سے آٹھ ایکڑ اراضی سات ہزار روپیہ میں رہن دی ہوئی ہے۔ یہ اراضی چک ۸۰ جنوبی ضلع سرگودہا ڈاک خانہ خاص میں واقع ہے اس کی اندازاً قیمت ایک لاکھ روپیہ ہے

نوٹ:۔ ایک بیگھہ زمین وقف جدید میں وقف کی ہوئی ہے۔ (شرط اوّل ۵/- روپے)

العبد: محمد عبداللہ بقلم خود

گواہ شد:۔ فضل احمد ناظر تعلیم ربوہ۔

مسل نمبر ۱۸۹۱۹

محمد احمد ولد ڈاکٹر نور احمد مرحوم قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی چک نمبر ۱۲۶ رکھ برانچ کھیوا ڈاک خانہ خاص منڈی چیچہ ضلع لائل پور مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۷/۳/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ اس وقت آمد پر ہے جو مبلغ ۲۹۵/- روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جاوے۔

شرط اوّل ۲/- روپے۔

العبد: محمد احمد بقلم خود مکان ۳۲/۲ پی اے ایف۔ سرگودہا۔

گواہ شد: سید احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پی اے ایف۔ سرگودہا۔

گواہ شد:۔ طفیل احمد C/O GE (AIR) سیکرٹری وصایا سرگودہا۔

مسل نمبر ۱۸۹۲۰

رضیہ سلطانہ زوجہ وسیع الدین احمد قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۵ء ساکن تربیلہ ڈیم کالونی ڈاک خانہ خاص ضلع ہزارہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۷/۲/۲۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

(۱) چوڑیاں چار عدد طلائی وزنی ۲ تولہ ۱۰ ماشہ قیمت ۴۰۰/- روپے (۲) ایک عدد گلو بند طلائی پون تولہ وزنی قیمت ۱۰۰/- روپے (۳) ہار طلائی ڈیڑھ تولہ وزنی قیمت ۲۰۰/- روپے (۴) دو انگوٹھیاں وزنی ۸ ماشہ وزنی قیمت ۱۰۰/- روپیہ بالیاں طلائی دو جوڑے سوا تولہ قیمت ۱۵۰/- روپے

کل قیمت ۹۵۰/- روپے

اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔

(۲) اس کے علاوہ مجھے دس روپے ماہوار ہے شوہر وسیع الدین احمد کی طرف سے بطور جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔

(۳) اس کے علاوہ اگر کوئی اور آمد یا جائداد پیدا کروں۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت یوم تحریر سے نافذ کی جائے۔

شرط اوّل ۲/- روپے۔

الامتہ:۔ رضیہ سلطانہ زوجہ وسیع الدین احمد۔

گواہ شد:۔ چراغ الدین مربی سلسلہ احمدیہ ضلع ہزارہ۔ ایبٹ آباد

گواہ شد:۔ وسیع الدین احمد شوہر موصیہ مکان G/۱۱۰ تربیلہ ڈیم کالونی۔

مسل نمبر ۱۸۹۲۱

حبیبہ بنت ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب قوم بھٹی جٹ پیشہ طالب علمی عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۶۷/۵/۱۹ کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت جیب خرچ پانچ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری وصیت سے نافذ کی جائے۔ (شرط اوّل ۱/- روپیہ)

الامتہ: حبیبہ بنت ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب

گواہ شد:۔ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ والد موصیہ محلہ دار الصدر۔ غربی۔ ربوہ

گواہ شد:۔ عبدالحفیظ خان دیوالی۔ عارضی منزل۔ ربوہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
روزنامہ
الفضل ربوہ
مینجر
سے
خط و کتابت کیا کریں۔

تعلق باللہ کے نتیجہ میں انسان اللہ کے نور کو اپنے اندر جذب کر لیتا ہے

پھر وہ دوسروں کو بھی اس نور سے منور کرنے کی کوشش کرتا ہے،

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ النور کی آیت اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"یہاں اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کہہ کر اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ زمین و آسمان میں تم جس چیز کو بھی روشن کرنا چاہو خدا تعالیٰ کا نور اس میں داخل کر دو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ چیز روشن ہو جائے گی۔ اگر وہ نور مکان میں نازل ہوگا تو وہ مکان روشن ہو جائے گا اور اگر دل پر نازل ہوگا تو دل روشن ہو جائے گا۔ یہی نور جب بیت اللہ پر نازل ہوا تو وہ دنیا کی ہدایت کا مرکز بن گیا۔ پھر یہی نور مسجد نبوی پر نازل ہوا تو تمام مساجد کے لئے وہ ایک نمونہ قرار پا گئی۔ حالانکہ بظاہر اینٹوں اور گارے کی ایک عمارت سے زیادہ اس کی کیا حیثیت تھی۔ پھر یہی نور جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مطہر پر نازل ہوا تو آپ عالم روحانی کے آفتاب بن گئے۔ اسی طرح قرآن کیلئے وہی حروف ہیں جن کو عربی زبان میں روزانہ استعمال کیا جاتا ہے وہی کاغذ ہوتا ہے جس پر تمام اخبارات اور کتابیں چھپتی ہیں۔ وہی سیاہی ہوتی ہے جس سے گندے اور فحش اشعار بھی لکھے جاتے ہیں۔ مگر اسی سیاہی سے لکھا ہوا اور اسی کاغذ پر چھپا ہوا جب قرآن آتا ہے تو وہ دنیا کی ہدایت کا موجب بن جاتا ہے۔ یہ وہی خصوصیت ہے جسے اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ میں بیان کیا گیا ہے۔ چونکہ خدا اس میں آ گیا۔ اس لئے وہ دنیا کی ہدایت کا ذریعہ بن گیا۔ لیکن جہاں یہ نور نہ ہو وہاں ظلمت اور سیاہی کے سوا کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ پھر اللہ نور السموٰت والارض کہہ کر اس طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے کہ روشنی کبھی منقید نہیں رہتی۔ وہ ضرور باہر نکلتی اور پھیلتی ہے سیاہی اور ظلمت کا دائرہ بے شک محدود ہوتا ہے مگر روشنی ہمیشہ پھیلنے کی کوشش کرتی ہے۔ چنانچہ دیکھ لو وہ کرم شب چراغ جو رات کے وقت چمکتا ہے کتنا چھوٹا سا ہوتا ہے مگر کس طرح دور سے اس کی روشنی رات کے وقت نظر آتی ہے مسافر جب گاؤں کے قریب آتا ہے تو کس طرح اسے جھاڑیوں میں چمکتا ہوا دیکھ کر کہہ اٹھتا ہے کہ وہ گاؤں آ گیا۔ اسی طرح جس شخص کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت کی چنگاری سلگ اٹھے اگر وہ اس کرم شب چراغ کے برابر بھی ہو تب بھی وہ دوسروں کو روشنی پہنچائے گا۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ کوئی خدا کا ہو جائے اور اپنے دائرہ استعداد کے مطابق سورج یا چاند یا ستارہ نہ بنے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا کر لیتا ہے وہ اسی کے نور کو اپنے اندر جذب کر لیتا ہے اور پھر دوسروں کو بھی اپنے انوار سے منور کر دیتا ہے"۔

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ ا صفحہ ۳۱۶ - ۳۱۷)

درخواستِ دعا

۱۔ میرے والد محترم محمد انور رشید خان صاحب سوسائٹی کراچی تقریباً دو ہفتہ سے بیمار ہیں۔ اگرچہ اب طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے لیکن ضعف اور کمزوری ابھی باقی ہے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ محترم والد صاحب کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرما دیں۔

(وسیم احمد رشید خان۔ کراچی)

۲۔ میری والدہ ایک ہفتہ سے پتے کی درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اب پہلے کی نسبت تو کچھ آرام ہے۔ مگر بعض دفعہ دورہ ہو جاتا ہے اور ہلکی ہلکی درد کافی دیر تک رہتی ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درد مندانہ عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے (مبارک احمد شاہد مجیٹ آئی ای آر پلانٹ راولپنڈی ریکھ بوڑ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ،

بدعنوان افسروں کو برطرف کرنے کا فیصلہ

راولپنڈی یکم ستمبر۔ صدارتی کابینہ نے سرکاری محکموں میں بدعنوانیوں کا خاتمہ کرنے کے لئے فیصلہ کیا ہے کہ بدعنوان سرکاری ملازموں کو برطرف کر دیا جائے۔ متعلقہ محکموں کے سربراہوں کو اپنے ملازموں کی اصلاح نہ کرنے یا انہیں سزا نہ دینے سے بری الذمہ قرار نہیں دیا جائے گا۔ کابینہ نے سرکاری ملازموں پر حکومت کی اجازت کے بغیر زمین بانڈ حصص۔ بستیاں خریدنے یا کوئی عمارت تعمیر کرنے کی پابندی بھی لگادی ہے۔

صدارتی کابینہ کا اجلاس آج صبح صدر ایوب کی زیر صدارت ہوا۔ اس میں یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ صوبائی اور مرکزی حکومتیں اب خود کار طریقے اختیار کریں جن کی مدد سے ایسے سرکاری ملازموں کو پکڑا جا سکے جو اپنی آمدنی سے زیادہ خرچ کرتے ہیں۔ اور ٹھاٹھ باٹھ کی زندگی گزارتے ہیں اس کے علاوہ اعلیٰ افسر اس بات کا خیال رکھیں گے کہ ان کے ماتحتوں میں بدعنوانیاں پیدا نہ ہوں۔ سرکاری ملازمین جو املاک اور جائیداد خریدیں گے۔ ان کے بارے میں باقاعدہ رپورٹ حاصل کی جائے گی اور اس سلسلہ میں ملازمت کے قواعد و ضوابط پر سختی سے عمل کیا جائے گا۔

پیرزادہ کراچی واپس پہنچ گئے

کراچی یکم ستمبر۔ وزیر خارجہ سید شریف الدین پیرزادہ عرب ملکوں کا تین ہفتہ کا خیر سگالی دورہ کرنے کے بعد آج صبح یہاں واپس پہنچ گئے۔ اس دورہ کے دوران وزیر خارجہ نے اسرائیلی جارحیت کے خلاف عربوں کو ہر قسم کی امداد پیش کش کی آپ نے عراق۔ لبنان، شام، متحدہ عرب جمہوریہ اور اردن کا دورہ کیا اور قاہرہ میں سوڈان کے وزیر اعظم محمد احمد محجوب سے بھی ملاقات کی۔ انہوں نے عرب سربراہوں کو صدر ایوب کے خاص پیغامات بھی دیئے،

مشرق وسطی کا بحران حل کرنے کیلئے نیا فارمولا

خرطوم یکم ستمبر۔ خرطوم کے باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ عرب سربراہوں کی کانفرنس میں صدر ٹیٹو کے پیش کردہ ایک نئے مصالحتی فارمولے کا جائزہ لیا جا رہا ہے اس میں تجویز کیا گیا ہے کہ اسرائیل فوری طور پر عربوں کے مقبوضہ علاقے خالی کر دے۔ اور خلیج عقبہ میں اسرائیلی جہازرانی کا حق دینے کا معاملہ بین الاقوامی عدالت میں پیش کر دیا جائے۔ فارمولا میں کہا گیا ہے کہ جب تک عدالت اپنا فیصلہ نہ دے اس وقت تک اسرائیلی جہازوں کو خلیج عقبہ سے گزرنے دیا جائے۔

ان ذرائع نے اشارۃً یہ بھی بتایا کہ اس منصوبہ کو روس اور امریکہ دونوں کی حمایت حاصل ہے۔ اور اگر عربوں نے اسے منظور کیا تو اس پر فوری طور پر عمل درآمد کرایا جائے گا ان ذرائع کے مطابق صدر ناصر نے صدر ٹیٹو کے اس مصالحتی فارمولا میں کچھ تبدیلیاں اپنے طور پر تجویز کی ہیں۔ اور ان کے بارے میں صدر جانسن سے تبادلہ خیالات کرنے یوگوسلاویہ کے وزیر خارجہ واشنگٹن پہنچ گئے ہیں۔ انہوں نے کل امریکی صدر سے ایک گھنٹہ تک بات چیت کی۔

بومدین کا اعلان

الجزائر یکم ستمبر۔ الجزائر کے صدر بومدین نے اعلان کیا ہے کہ اسرائیل سے مقبوضہ علاقے واپس لینے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ اس کے خلاف جنگ کی جائے اور پوری قوت سے حملہ کر دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ جھگڑے کے سیاسی حل کو الجزائر نہیں مانتا یہ بات ہماری غیرت کے منافی ہے اور ہم مشکل سے مشکل حالات میں بھی اپنے موقف پر ڈٹے رہیں گے وہ کل یہاں نوجوان رضا کاروں سے خطاب کر رہے تھے

بھارتی وزیراعظم کے نام مسٹر کوسیجن کا خط۔

نئی دہلی یکم ستمبر۔ روس نے بھارت سے کہا ہے کہ وہ پاکستان سے اپنے تعلقات بہتر بنائے۔ اور اعلان تاشقند کے جذبہ کو برقرار رکھے گا۔ اس سلسلہ میں روسی وزیراعظم مسٹر کوسیجن نے بھارتی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی کو ایک خط لکھا ہے جس میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ بھارت کو پاکستان سے اپنے تعلقات بگاڑنے نہیں چاہئیں۔

• راولپنڈی یکم ستمبر۔ مغربی پاکستان کے مزید بارہ شہروں میں آئندہ تین سال تک گھریلو اور تجارتی استعمال کے لئے سوئی گیس فراہم کر دی جائے گی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷